سوال

(668) کیانذرماننے والااپنی نذرمیں سے خود بھی...

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

جب کوئی شخص نذرمانے اوراسے پورا بھی کردے توکیا وہ خوداپنی نذرمیں سے کھا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل یہ کہ جس چیزکی نذرمانی گئی اگروہ مشروع امورمیں سے ہے تواسے اسی مصرف پرخرچ کیا جائے جس کی نذرماننے والے نے نذرمانی ہے اوراگراس نے کسی مصرف کا تعین نہ کیا ہوتووہ ایک صدقہ ہے لہذااسے صدقہ کے مصروف یعنی فقراء ومساکین میں تقسیم کردیا جائے اوراگرنذرماننے والے شخص کے شہرمیں یہ عادت ہوکہ نذرماننے والا بھی اس سے کھا سکتا ہے توپھرعرف وعادت کے مطابق وہ اس سے کھا سکتا ہے یا اگراس نے خود بھی کھانے کی نیت کی ہوتواس صورت میں بھی وہ خودکھا سکتا ہے کیونکہ اس طرح عرف اسجزء کی تخصیص کردیتا ہے جسے وہ خود کھاتا ہے لہذاوہ نذرمیں داخل نہیں ہوتا۔ مستقل کمیٹی کی طرف سے پہلے بھی اس سلسلہ میں ایک فتویٰ صادرہوا تھا اوروہ یہ ہے کہ ''نذراطاعت کا مصرف وہ ہے جس کی نذرماننے والے نے شریعت مطہرہ کی حدود کے اندررہتے ہوئے نذرمانی ہو مثلاً اگراہل خانہ اوردوست احباب کوکھلانے کی نذرمانی ہوتوپھروہ خود بھی کھا سکتا ہے کیونکہ وہ خود بھی اپنے گھرکا ایک فرد ہے اورنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

«إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ» (صحیح بخاری)

''اعمال کا دارومدارنیتوں پرہے اورہر شخص کیلیئے صرف وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے''۔

اس طرح اگراس نے نذرمانتے ہوئے خودکھانے کی بھی شرط عائدکی ہویااس کے علاقے میں یہ عرف ہوتوپھروہ خود بھی کھا سکتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص533

محدث فتویٰ